ایک تعارف

الامام النانوتوی رحؒ کی تصنیفی خدمات

مولانا مدثر جمال تونسوی

بلاشبہ یہ بات سچ کہی جاتی ہے کہ سقوط دہلی کے بعد سامراجی ہندوستان میں سب سے پہلی اسلامی علمی تحریک اور اُم المدارس دارالعلوم دیوبند کے بانی، ہندوستان میں مجددِ دین دین وملت امام مجدد الف ثانی اور امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہما کے بعد تیسرے مجدد، علومِ ولی اللہی کے امین، محافظ اور شارح، جدید فلسفۂ اسلامی کے بانی، اکابر علمائے دیوبند کے قدوہ، ہندو پاک میں ہزاروں مدارس و مکاتب کے روحانی پیشوا، علم کلام اور فلسفۂ اسلامی میں تحذیر الناس، قبلہ نما، تصفیۃ العقائد، مناظرۂ عجیبہ، آب حیات اور اسرار قرآنی وغیرہ جیسی معرکۃ الآراء کتب ورسائل کے مصنف...... حجۃ الاسلام امام محمد قاسم النانوتوی نوراللہ مرقدہ تیرہویں صدی ہجری کی ان عبقری شخصیات میں سے ہیں، جنہوں نے عالم اسلام کو حیران کن حد تک متاثر کیا ہے۔

ہندوستان میں تجدید دین اسلام کے دو عظیم مجدد دین یعنی 16 ویں صدی عیسوی کے مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اور 18 ویں صدی عیسوی کے امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ کے بعد 19 ویں صدی عیسوی میں امام محمد قاسم النانوتوی قدس سرہ العزیز نے تجدید دین کا اہم ترین کارنامہ انجام دیا۔ آپ علوم ولی اللہی کے آخری امین تھے اور ہندوستان میں فکر ولی اللہی کو محفوظ کر دینے کا عظیم الشان کارنامہ آپ نے ہی انجام دیا۔ دارالعلوم دیوبند کی تاسیس حضرت الامام کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے فکر ولی اللہی کو ''فکر قاسمی'' کا نام دیا اور بعد کے آنے والے وقت نے اسی فکر ولی اللہی کی تشریح ''فکر قاسمی'' میں دیکھی۔ علمائے ہند نے امام نانوتوی قدس سرہ العزیز کو فکر ولی اللہی کا سب سے عظیم شارح اور سب سے عظیم محافظ تسلیم کیا ہے۔ اسی لیے ہندو پاک کے علمی حلقوں میں ''فکر قاسمی'' کو ''فکر ولی اللہی'' کا مترادف تسلیم کیا جاتا ہے۔

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ نے جس وقت علوم وفنون کی تحصیل کے بعد برصغیر کے علمی ماحول میں آنکھ کھولی، اُس وقت عالَم اسلام عمومی طور پر اور برصغیر خاص طور سے مغربی نظام تعلیم اور اُن

کے فکری رجحانات سے شدید متاثر ہورہا تھا اور یہ تاثر اس قدر شدید اور ہمہ گیر تھا کہ اگر بروقت اس کا ٹھوس علمی وفکری بنیادوں پر مقابلہ نہ کیا جاتا تو شاید امت مسلمہ کا ایک بہت بڑا طبقہ اُن مغربی رجحانات کے رنگ میں رنگا جاتا اور یوں امت مسلمہ کے جسد کا ایک بڑا ٹکڑا عضو معطل بن کر رہ جاتا۔ ان حالات میں مغربی علوم وافکار کے ہندوستان میں داخلہ سے حضرت رحمہ اللہ نے یہ محسوس فرمالیا تھا کہ اب ہندوستان کا فکری رجحان بدلے گا، لوگ روایت پر قناعت نہیں کریں گے بلکہ اَسرار وحکم کی جستجو شروع کریں گے، بالفاظِ دیگر اب لوگ دینی معاملات میں ''کیوں؟'' اور ''کیسے؟'' کی بنیاد پر سوالات کریں گے۔ اس لیے آپ نے بھی ہر بات عقلی اور حسی استدلال کے لبادہ میں پیش فرمانی شروع کی، چنانچہ آپ کی تحریرات وتقریرات، روایات سے زیادہ استدلالاتِ عقلی کا پہلو لیے ہوئے ہیں۔ اس ذہنی اور فکری انقلاب کا احساس سب سے پہلے مسند الہند، حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ (ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۱۷۶ھ) کو ہوا تھا اور اسی وجہ سے آپ نے بھی اپنی مشہور زمانہ کتاب ''حجۃ اللہ البالغۃ'' تصنیف فرمائی تھی۔ جس میں پورے دین کو استدلالی رنگ میں پیش کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے بعد اس سلسلے کو مزید بڑھانے بلکہ قوی تر بنانے میں اگر کسی شخصیت کا نام ہے تو وہ حضرت نانوتوی قدس سرہ کی ذات گرامی قدر ہے۔

البتہ حضرت نانوتویؒ کا علمی وکلامی کام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کے کام سے تین حیثیتوں سے مختلف ہے۔ اس بارے میں ''شارحِ حجۃ اللہ البالغۃ'' مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب تحریر فرماتے ہیں:

(۱) حضرت شاہ صاحبؒ نے علم کلام کو مستقل موضوع بحث نہیں بنایا مگر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے اس کو فنی حیثیت سے سامنے رکھ کر اس کے تمام اصول وضوابط کو مبرہن کیا ہے اور یہ آپ کی زندگی کا خاص کارنامہ ہے۔

(۲) حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فروعات دین میں سے صرف کلیات کی حکمتیں یا پھر حدیث پاک کی بعض منصوص جزئیات کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں مگر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے معمولی جزئیات کو بلکہ بعض ایسی جزئیات کو جنہیں فقہاء کرامؒ خلاف قیاس کہتے تھے نہایت محکم استدلال کے ساتھ پیش کیا ہے اور ان کا عقلی ہونا واضح کیا ہے۔ مگر افسوس کہ اس سلسلہ میں زیادہ کام نہیں ہوسکا لیکن جو کچھ ہوا وہ دلیل اور راہنما کا کام دے سکتا ہے البتہ بعد کے بزرگوں نے کام کو آگے بڑھایا ہے حضرت تھانوی قدس سرہ کی المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ میں اور دوسرے بزرگوں کی تصنیفات میں اس سلسلہ میں اچھی پیش رفت پائی جاتی ہے۔

(۳) حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے استدلال زیادہ تر نظری اور عقلی ہیں مگر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ دقیق اور خالص عقلی مسائل کو بھی محسوس بنا کر رکھ دیتے ہیں اور یہ آپ کی تصنیفات کی وہ خصوصیت

ہے جو کہیں نظر نہیں آتی۔

اور یہ بات دونوں بزرگوں کے علوم و معارف میں مشترک ہے کہ وہ زیادہ تر وہبی ہوتے ہیں کتابی کم ہوتے ہیں اللہ پاک جل شانہ نے آپ دونوں بزرگوں کو علم لدنی سے حصہ وافر عنایت فرمایا ہے۔ ذیل میں حضرت نانوتوی قدس سرہ کی تصانیف ایک نئی ترتیب کے ساتھ بطور تعارف پیش خدمت کی جاتی ہیں تاکہ ہمارے طلبہ کے لیے ان سے استفادہ آسان ہو اور ان کے حوالے سے بے رخی اور ناقدری کا جو افسوس ناک جمود طاری ہے وہ ٹوٹے اور ان کتابوں سے استفادہ و افادہ کی طرف طلبہ کا رجحان پیدا ہو۔

یہاں اس بات کی طرف متوجہ کردینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جس کی طرف دیگر اہل علم نے بھی یوں توجہ دلائی ہے کہ: مولانا قاسم نانوتوی کی تمام تصانیف نہایت علمی اور تحقیقی ہیں۔ آپ کی تصانیف علم کلام سے لبریز ہیں۔ اسکے علاوہ آپ نے اپنی تصانیف میں جدید فلسفہ اسلامی کی بنیاد رکھی۔ علم کلام کی گہرائی اور فلسفہ دین کے سبب حضرت الامام کی تصانیف عام فہم نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کا وہ طبقہ جو علمِ کلام پر گہری نظر نہیں رکھتا اس طبقے کے لئے بھی امام نانوتوی کی تصانیف کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ امام نانوتوی کی باقاعدہ تصانیف کی علمی نوعیت اور علمی حلقے میں انکے مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے ذاتی مکتوبات گرامی ہی کس قدر علم کی گہرائی لئے ہوئے ہیں، اکثر مکتوبات گرامی ہی بعد میں تالیفات اور تصانیف کی شکل میں شائع بھی کیے گئے اور انکو شائع کرنے والے ان مکتوبات کے مکتوب الیہ ہی ہیں جو ان مکتوبات کے انتہائی اعلی علمی مندرجات سے بے پناہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی اس حقیقت کو یوں تحریر فرماتے ہیں:

> ''علمی موضوعات پر جو گرامی نامے تحریر فرمائے ہیں انکے مباحث میں بڑا تنوع اور وسعت ہے، ان میں اسرار دین و شریعت کی گفتگو ہے، تفسیر و حدیث کے نکات کی گرہ کشائی فرمائی گئی ہے، فقہی مسائل بھی زیر قلم آئے ہیں۔ تراویح و قرأت ضاد (ض)، جمعہ اور اس دور میں موضوع بحث بنے ہوئے مسائل پر بھی توجہ فرمائی گئی ہے۔ ہندوستان کی شرعی حیثیت اور اس کے دارالحرب ہونے نہ ہونے اور یہاں عقود فاسدہ پر بھی اظہار خیال فرمایا گیا ہے۔ شرک و بدعت کے کلیدی مباحث کو بھی واضح کیا گیا ہے، مختلف دینی فرقوں کے نظریات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، امکان نظیر کے واضح دلائل تفصیل سے لکھے ہیں، امتناع نظیر کے ماننے والوں کے دلائل کا علمی تجزیہ فرمایا ہے۔ ردشیعت پر بھی خاص توجہ ہے، خلافت و امامت اور باغ فدک وغیرہ کے مشہور اختلافی موضوعات کا بھی علمی، عقلی

جائزہ لیا ہے۔مسلمانوں کے بگاڑ و زوال کے اسباب کا ذکر،اوراپنوں کی اندرونی کمزوریوں پربھی کہیں کہیں احتساب کیا ہے۔غرض بیسیوں موضوعات ومباحث ہیں جو ان مکتوبات میں زیرقلم آئے ہیں،لیکن ہرایک کی جامعیت،مضامین کی فراوانی اوردلائل کی گہرائی وگیرائی کا یہ عالم ہے کہ ہرتجزیہ منفرداورہربحث حرف آخرمعلوم ہوتی ہے''۔(۱)

الغرض آپ نے اُمت کوتقریباً چھتیس ایسی کتابیں عنایت فرمائی ہیں جورہتی دنیا تک متلاشیانِ علم کی راہنمائی کرتی رہیں گی۔مفتی سعیداحمد پالن پوری صاحب نے آپ کی تصنیفات کوتین حصوں میں تقسیم کیا ہے:(۱)آسان(۲)دقیق اور(۳)اَدق(مشکل تر)۔ذیل میں اسی تقسیم وتحریر کوسامنے رکھ کراور حسب ضرورت کچھ اضافات کے ساتھ ان تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

آسان کتابیں:

قبلہ نما:(اردو)کعبۂ معظّمہ معبودنہیں ہے بلکہ ''قبلہ نما'' ہے۔اس کتاب کا صرف رُبع اول آسان ہے۔یہ کتاب پاکستان میں ''ادارہ تالیفات اشرفیہ'' سے مل سکتی ہے۔

ھدیۃ الشیعہ:(اردو)شیعہ حضرات کے ساتھ مختلف فیہ مسائل پرمحققانہ اورمنصفانہ بحث۔آپ کی تمام تصنیفات میں یہ سب سے زیادہ آسان ہے۔یہ کتاب بھی پاکستان میں ''ادارہ تالیفات اشرفیہ'' سے شائع ہوچکی ہے۔

تحفۂ لحمیّہ:(اردو)گوشت خوری انسانی فطرت کے مطابق ہے۔آپ کی اورآپ کے کسی رفیق کی مشترک تصنیف ہے۔میرمحمد کتب خانہ کراچی نے ''مجموعہ رسائل نانوتویؒ'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے،اس کے آخرمیں یہ رسالہ بھی موجود ہے۔

اَجوِبۂ اَربعین:،دوحصے(اردو)شیعہ حضرات کے چالیس سوالوں کے جوابات۔اس کا پہلا حصہ آپ کی اورمولوی عبداللہ صاحب انبیٹھوی کی مشترک تصنیف ہے،جبکہ دوسرا حصہ تنہا آپ کا ہے۔یہ کتاب حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ کی تحقیق وتصحیح کے ساتھ ان کے ادارے ''جامعہ نصرت العلوم'' سے شائع ہوچکی ہے۔

فیوض قاسمیہ:(اردو،فارسی)مختلف موضوعات پرپندرہ مکاتیب کا مجموعہ ہے(بعض اردومیں اوربعض فارسی میں ہیں)۔مولانا عزیزالرحمٰن صاحب فاضل ومدرس جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

(۱)(قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی،احوال وآثار وباقیات ومتعلقات ص ۱۹۶)

نے اس میں سے ''جمعہ فی القریٰ'' کا مضمون ترجمہ کرکے ''احکام الجمعہ'' کے نام سے علیحدہ شائع فرمایا تھا، معلوم نہیں اب بھی گوجرانوالہ سے وہ رسالہ دستیاب ہے یا نہیں؟

واقعہ میلہ خداشناسی: (گفتگوئے مذہبی)(اردو) اصول دین کی حقانیت کا بیان۔ ۱۲۹۳ھ میں شاہ جہاں پور میں جو ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ جو پہلا مناظرہ ہوا تھا اس کی یہ روداد ہے، اول مرتبہ منشی محمد ہاشم صاحب مالک مطبع ہاشمی اور مولوی محمد حیات صاحب مالک مطبع ضیائی نے مرتب کرکے شائع کی۔ اس میں حضرت رحمہ اللہ کی تقریر پیش کی گئی ہے۔

مباحثہ شاہ جہانپور: (اردو) اصول دین کی حقانیت کا بیان اور عیسائیت کا رد ۱۲۹۵ھ میں شاہ جہاں پور میں دوسرا مناظرہ ہوا تھا اس کی یہ روئیداد ہے، حضرت مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہیؒ اور حضرت شیخ الہندؒ نے مرتب کی ہے۔ یہ دونوں مجموعے بھی میر محمد کتب خانہ کراچی کی طرف سے شائع شدہ ''مجموعہ رسائل نانوتوی'' میں شامل ہیں۔

لطائف قاسمیۃ: (فارسی) مختلف موضوعات پر نو مکاتیب کا مجموعہ۔ آخری مکتوب جمعہ فی القری کے بارے میں ہے جو فیوض قاسمیہ میں بھی ہے اور الحق الصریح فی اثبات التراویح میں جو دو مکتوب (ایک آپ کا اور ایک حضرت گنگوہی کا) ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں اس لیے الحق الصریح کا مستقل تذکرہ نہیں کیا گیا۔

تصفیۃ العقائد: (اردو)...... اصولی اور کلامی مباحث اس تصنیف کا موضوع ہے، جو درحقیقت سرسید احمد خان کے ایک خط کا جواب ہے۔ کافی عرصہ قبل دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوئی تھی، غالبًا اب انہوں نے شائع کرنا چھوڑ دی ہے۔ واللہ اعلم

اِنتصار الاسلام: (اردو) اس وقت کے مشہور ہندو مناظر دیانند سرسوتی کی طرف سے اسلامی تعلیمات پر دس مختلف اعتراضات کیے گئے تھے، حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے اس تصنیف میں ان اعتراضوں کے مسکت جوابات دیئے ہیں۔ اس کتاب کی اشاعتوں میں ''ادارۂ اسلامیات لاہور'' کا ایڈیشن سابقہ تمام ایڈیشنوں سے فائق ہے۔

حجۃ الاسلام: (اردو) اصولی اور کلامی مباحث (ہر مسلمان کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے)۔ کافی عرصہ قبل دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوئی تھی، غالبًا اب انہوں نے شائع کرنا چھوڑ دی ہے۔ واللہ اعلم

قصائد قاسمی: (اردو، فارسی، عربی) اس مجموعہ میں حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی مشہور نعتیہ قصیدہ ''قصیدہ بہاریہ''، منظوم شجرہ طریقت اور دیگر بعض اکابر کے مدحیہ قصائد بھی شامل ہیں۔ اس وقت

پاکستان میں اس مجموعہ کو تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

مکاتیب قاسمی: (فارسی) مسائل سلوک پر چند مکاتیب۔ راقم نے ان مکتوبات کو نہیں دیکھا۔

الاجوبہ الکاملہ فی الاسئلۃ الخاملہ: (اردو) کسی شیعہ کے پانچ لغو اعتراضوں کے جوابات ہیں، یہ رسالہ کافی عرصہ قبل سرگودھا کے ایک ادارہ نے شائع کیا تھا، معلوم نہیں اب بھی وہاں سے ملتا ہے یا نہیں۔

حاشیہ بخاری شریف: (عربی) حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمہ اللہ کا بخاری شریف کا حاشیہ جو عام طور پر ملتا ہے اس کے آخر کے چند پاروں کا حاشیہ آپ کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔

یہ تمام کتابیں آسان ہیں مگر مضامین نہایت بلند ہیں، طرز بیان شگفتہ اور سہل ممتنع ہے، معمولی استعداد والے بھی توجہ، دھیان، لگن، محنت اور غور وفکر کے ساتھ ان کتابوں کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

دقیق کتابیں

مصابیح التراویح: (فارسی) موضوع نام سے ظاہر ہے اور ضمناً عجیب وغریب مضامین زیر قلم آئے ہیں۔ اس کتاب کا حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب دیوبندیؒ نے ترجمہ فرمایا ہے۔ جو انوار المصابیح کے نام سے شائع ہوا ہے مگر اس سے کتاب کماحقہ حل نہیں ہوئی اس لیے ابھی مزید کام کی حاجت ہے۔ راقم نے اس کتاب کے فارسی نسخے کو دیکھا ہے، ترجمہ کہیں سے نہیں مل پایا، غالباً پاکستان میں شائع بھی نہیں ہوا۔

تقریر دلپذیر: (اردو) مباحث کلامیہ پر محققانہ کتاب، یہ کتاب ناتمام رہ گئی ہے مگر جتنی لکھی گئی ہے وہ اپنے موضوع پر حرف آخر ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے شائع کردی ہے۔

براھین قاسمیہ: (جواب ترکی بہ ترکی) (اردو) کلامی اور اصولی مباحث، آپ کی اور آپ کے تلمیذ مولانا عبدالعلی صاحب کی مشترک تصنیف ہے۔ راقم کو تلاش بسیار کے باوجود یہ کتاب کہیں سے نہیں مل سکی۔

تحذیر الناس من اِنکار اَثر ابن عباسؓ: (اردو) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ زمینیں سات ہیں اور ہر ایک میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں، یہ کتاب اسی اثر کی محققانہ شرح ہے ضمناً ''ختم نبوت'' کی عجیب تحقیق بیان ہوئی ہے۔ آپ کے زمانہ ہی میں یہ کتاب معرکۃ الآراء بن گئی تھی۔ متعدد حضرات نے اس پر اعتراضات کئے تھے جن کے خود حضرتؒ نے بھی جوابات دیئے ہیں اور بعد میں بھی متعدد کبار اہل علم نے اس کی توضیحات میں اپنے قلم کی جولانیاں دکھائی ہیں۔ یہ کتاب توضیحی حواشی اور مفصل مقدمے کے ساتھ ''دار الکتاب لاہور'' نے شائع کردی ہے، جو اہل علم کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

یادر ہے کہ اسی کتاب کی عبارتوں کوخلط ملط کر کے،غلط نتیجہ اخذ کر کے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے حضرت رحمہ اللہ کے خلاف طوفان بے تمیزی بپا کیا تھا مگر ۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد
کسے کوتف زند ریشش بسوزد

(ترجمہ: جس چراغ کواللہ پاک نے روشن کیاہوا گرکوئی بجھانے کیلئے پھونک مارے گا تو اپنی داڑھی جلائے گا)

جوابات محذورات عشر :(مناظرۂ عجیبہ)(اردو)تحذیرالناس پراعتراضوں کے جوابات، یہ مولانا عبدالعزیز صاحب کے دس اعتراضوں کے جوابات اور طرفین کی مراسلت پر مشتمل ہے۔مولانا کے اعتراضات برائے جدل نہیں تھے بلکہ برائے تحقیق حق تھے چنانچہ حضرت رحمہ اللہ کے جوابات سے مولانا قائل ہو گئے تھے۔کافی عرصہ قبل دارالعلوم کراچی کے ایک رفیق شعبہ تصنیف عالم دین نے اپنی توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اسے کراچی ہی کے کسی غیر معروف مکتبے سے شائع کروایا تھا،اب تو اس کی دستیابی بھی کافی مشکل ہے۔

اَسرار قرآنی: (فارسی) بعض قرآنی سوالات کے محققانہ جوابات ''تفسیر المعوذتین''اس کتاب میں شامل ہے۔''الرحیم اکیڈمی کراچی'' نے تفسیر چرخی کے ساتھ آخر میں شائع کردی ہے۔

انتباہ المومنین: (فارسی) ایک حدیث شریف کی شرح،مشکوٰۃ شریف باب مناقب العشرہ فصل ثالث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث،حضور پاک ﷺ کے خلفاء کے بارے میں ہے اس کی شرح ہے ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نے اس کا سلیس اردو ترجمہ کردیا ہے جو''رسائل لدھیانوی''میں شامل ہے۔اہل علم کو ضرور اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

جمال قاسمی :(اردو) سماع موتی،وحدۃ الوجود اور حیات النبی ﷺ کی عمدہ بحث اس کتاب میں کئی گئی ہے،کل دو مکتوبات کا مجموعہ ہے۔میر محمد کتب خانہ کراچی والے مجموعے میں شامل ہے۔

توثیق الکلام فی الانصات خلف الامام: (الدلیل المحکم علی عدم قراءۃ الفاتحہ للمؤتم):(اردو) مقتدی پر قراءت نہ ہونے کا بیان، یہ دونام ایک ہی کتاب کے ہیں، البتہ توثیق میں چند سطریں زیادہ ہیں۔مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب نے اس کی آسان اردو شرح بنام ''کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے؟''تحریر فرمائی ہے۔اصل متن تو میر محمد کتب خانہ کراچی والے مجموعے میں شامل ہے،لیکن شرح غالباً پاکستان میں ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔

مکاتیب قاسم العلوم: (فارسی) نمبر اول، دوم، سوم، چہارم......اس کے چار نمبر شائع ہوئے ہیں جو گیارہ مکاتیب پر مشتمل ہیں جس میں سے دس مکتوب حضرت رحمہ اللہ کے ہیں (۱) قریہ فدک کی بحث (۲) حدیث عماء کی شرح (۳) اُحل بہ لغیر اللہ کی تحقیق (۴) عصمت انبیاء اور تحقیق کلی طبعی (۵) مکاتب کے سلسلہ میں دو حدیثوں میں تعارض کا حل (۶) یہ مکتوب حضرتؒ کا نہیں ہے بلکہ سائل مولوی محمد حسین بٹالوی (اہل حدیث) کا ہے (۷) انکار نبوت اور انکار معجزہ کا جواب (۸) ہندوستان میں سود کا حکم اور مرہونہ زمینوں کی آمدنی کا حکم (۹) شہادت حضرت حسینؓ کا اثبات (۱۰) مبحث امامت کی تحقیق اور طوسی کے استدلالات کا جواب اور دو حدیثوں کی شرح (۱۱) حدیث ''من لم یعرف امام زمانه'' کی شرح یہ سب مکاتیب فارسی میں ہیں۔ان میں سے مکتوب اول و ہشتم کا ترجمہ حضرت حکیم الاسلام مولانا محمد طیب صاحبؒ نے فرمایا ہے جو ''القاسم، دارالعلوم دیوبند'' کی بارہویں جلد میں شائع ہوا ہے اور پروفیسر انوار الحسن صاحب شیر کوٹی نے تمام مکاتیب کے ترجمہ اور تسہیل کی خدمت انجام دی ہے جو ''انوار النجوم'' کے نام سے شائع ہوئی ہے۔راقم اس حقیقت کا افسوس کے ساتھ اظہار کرتا ہے کہ یہ قیمتی اور نادر مجموعہ پاکستان سے ہی کافی عرصہ قبل شائع ہوا تھا، مگر فی الوقت اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا، کاش کہ کوئی صاحب ذوق ناشر اس طرف توجہ کرلے!

یہ حضرت رحمہ اللہ کی مشکل کتابیں ہیں۔حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ کا ارشاد ان کتابوں کے بارے میں کتنا سچا ہے کہ:

> ''یہ حکمت ایسے عظیم اور زرخیز ملک کی مانند ہے جس میں زندگی کی تمام ضروریات نہایت ہی منظم طریق پر مہیا ہوں اور خزائن و دفائن کی کمی نہ ہو وسائل نقل و حرکت سب جمع شدہ ہو مگر ملک میں پہنچنے کا راستہ گم، نہایت پیچیدہ اور دشوار گزار ہو نہ راستہ کے نشانات ہوں ،جن سے کوئی راہ قطع کر سکے، نہ علائم و آثار ہوں جن سے ملک کی زرخیزی اور آبادی کا پتہ چلتا ہو کہ نفع اٹھانے والے اس کی طرف متوجہ ہوں اور سوائے مخصوص باخبر لوگوں کے عامۃ الناس میں نہ کوئی اس ملک سے باخبر ہو نہ اس میں پہنچ سکنے کی راہ پاتا ہو ٹھیک اسی طرح حکمت قاسمیہ کے علوم و معارف کے بھرپور خزانوں کا ایک ملک ہے مگر اس تک پہنچنے کے نشانات ، راہ عنوانات مضامین ،ضروری تشریحات ،فٹ نوٹس ،علوم کی فہرستیں اور تراجم وغیرہ نہ ہونے کے سبب، عامۂ علماء بھی اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تا بعوام چہ رسد؟''(۱)

---

(۱) مقدمہ انوار المصابیح ص ۱۵ و ۱۶۔

ادق (مشکل تر) کتابیں

(۱)**قبلہ نما**: کعبۂ معظّمہ معبود نہیں ہے بلکہ قبلہ نما ہے، اس کے آخر کے تین ربع بے حد مشکل ہیں، حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب رحمہ اللہ نے اس کی قابل قدر خدمت کی ہے۔ جواب پاکستان میں بھی شائع ہوچکی ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان سے مل سکتی ہے۔

(۲)**مکاتیب قاسم العلوم**: کا وہ مکتوب جس میں ''حدیث عماء'' (ترمذی شریف) کی شرح ہے، یہ مکتوب نہایت دقیق ہے۔

(۳)**آب حیات**: (اردو) اثباتِ حیاتِ انبیاء علیہم السلام اس کتاب کا موضوع ہے۔ آپ کی تمام کتابوں میں یہ سب سے زیادہ مشکل کتاب سمجھی گئی ہے۔ اگر چہ اس میں سے ایک معتد بہ حصہ جس کے بارے میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ (اولین صدر مدرس دارالعلوم دیوبند) کی رائے یہ تھی کہ اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا اس کو نکال دیا گیا ہے اور یہ ''اوراق متخرجۂ آب حیات'' پھلاودہ (ہندوستان) میں ہیں۔ غرض اس کی شرح کی بھی خاص ضرورت ہے۔

یہ کل چھتیس کتابیں ہیں جن میں حکمت قاسمیہ موتیوں کی طرح بکھری ہوئی ہے۔

حضرت حکیم الاسلام مولانا محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس حکمت کا تعارف کراتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''مقدمات کی ترتیب طبعی کہ اہم سے اہم نتائج گویا خود بخود نکلنے کے لیے اُبھر رہے ہیں۔ تقریر استدلالی نہایت مرتب جو ذہن کو اپیل کرتی ہوئی اس کی گہرائیوں میں اُتر جاتی ہے اور ساتھ ہی حضرت والا کا شاخ درشاخ بیان مسئلہ کے تمام شقوق و جوانب پر اتنا حاوی اور اس کے تمام گوشوں کا اس درجہ واشگاف کنندہ ہوتا ہے کہ اس سے صرف وہی ایک زیر بحث مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ اس کے سیکڑوں امثال جو اس کی زد میں آجائیں، خواہ وہ کسی دوسرے ہی باب کے ہوں اس اصولی طرز بیان سے حل ہوتے چلے جاتے ہیں بلکہ قلوب پر کتنے ہی علوم و معارف کے دروازے کھلتے جاتے ہیں جن سے نئے نئے مسائل کا راستہ ہموار ہوتا جاتا ہے۔

اس صورت حال سے آدمی یہ ماننے پر مجبور ہوتا ہے کہ شریعت کے اس جزیہ کی پشت پر کلیات کی کس قدر کمک موجود ہے اور کتنے کلیے اور عقلی اصول اس ایک جزیہ میں اپنا عمل کررہے ہیں جس سے وہ عقلی

ہی نہیں طبعی نظر آنے لگتا ہے''

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے کتاب ''حجۃ الاسلام'' تصنیف حضرت نانوتوی کے تعارف میں جو تحریر فرمایا ہے، اُس سے آپ کے مجموعی علمی کمالات کی بھی بھرپور نشاندہی ہوتی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:

''اس تقریر کو بلاشبہ ''دریا بکوزہ'' کہا جاسکتا ہے، اس میں حضرت نانوتویؒ نے تقریباً تمام اسلامی عقائد کو مختصر مگر دِل نشین اور مستحکم دلائل کے ساتھ اس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے کہ اس کا ایک ایک صفحہ عقل اور دِل کو بیک وقت اپیل کرتا ہے، خدا کے وجود، توحید، اولاد سے بے نیازی، اِبطالِ تثلیث، مسئلۂ تقدیر، جبر وقدر، عباداتِ بدنی و مالی کے فلسفے، اِثباتِ رسالت وعصمتِ انبیاء، شفاعت، اِبطال کفارہ، مدارِ نبوت، معجزات، اعجازِ قرآن، تحقیقِ نسخ، معجزۂ شقِ قمر، حلتِ گوشت، حرمتِ مردار، طریقۂ ذبح اسلامی، ان میں سے ہر ایک مسئلے پر اس تقریر میں مدلل کلام موجود ہے، دلائل اتنے واضح کہ عقل مطمئن ہوتی چلی جائے، اور اندازِ بیان اتنا دِل نشین کہ براہ راست دِل پر اثر انداز ہو، ایک ایک سطر سے مصنف کا یہ یقین اور اعتماد ٹپکتا ہے کہ اسلام ہی دینِ حق ہے۔ مصنف رحمہ اللہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دقیق فلسفیانہ باتوں کو گرد و پیش کی خارجی مثالوں سے اس طرح واضح فرماتے ہیں کہ وہ دِل میں اُترتی چلی جاتی ہیں''(۱)

بہر حال! بانی دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کی تصنیفی خدمات و مآثر کا یہ ایک انتہائی اجمالی تعارف ہے، اگرچہ ضرورت کا تقاضا تو یہ تھا کہ ان تمام خدمات میں سے ہر ایک کا مفصل جائزہ لیا جاتا، مگر ظاہر ہے اس کے لیے تو مستقل تصنیف کی ضرورت ہے، اور یہاں گنجائش فقط مضمون کی ہے۔ اس لیے قارئین سے گزارش ہے کہ آپ خود اصحاب علم ہیں، آپ کے سامنے کتابوں کے نام اور موضوعات بھی آچکے ہیں اور کوشش کر کے یہ بھی آپ کو بتا دیا ہے کہ کون کون سی کتابیں کہاں کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں، اس لیے فوراً ان کتابوں کی طرف توجہ دیں، انہیں حاصل کرنے کی فکر کریں، جو حاصل ہو جائیں انہیں پوری لگن اور محنت و توجہ کے ساتھ پڑھیں، ان سے بھرپور استفادہ کریں اور حضرت نانوتوی قدس سرہ کے فیض کو عام کرنے میں اپنا علمی و عملی کردار ادا کریں۔

(۱) تبصرے: مفتی تقی عثمانی مدظلہ العالی